بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

07: کتاب کا مقدمہ۔ حصہ ششم

کن سلفیاً علی الجادۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم پہنچے تھے شیخ صاحب کے اس قول پر "وقال تعالیٰ" ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ (الانعام:159)۔

اور ہم بات کر رہے تھے پچھلے درس میں کہ اگر مخالفین جو ان کو علاج بتایا ہے اور جو وضاحت کی گئی ہے اس کو نہیں مانتے تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس کے جواب میں پچھلے درس میں ہم نے بیان کیا ہے کہ جب تنازع ہو جاتا ہے کسی مسئلے پر مسلمانوں کا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (النساء:59)۔اور ہم نے اسے واپس لوٹایا جب اس معاملے میں ان مسائل میں تنازع ہوا ہم نے لوٹایا قرآن مجید کی طرف اور صحیح حدیث کی طرف تو بات واضح معلوم ہوئی کہ حق ایک ہی راستہ ہے صراط مستقیم ایک ہی ہے اور اس راستے کا نام سلف کا راستہ ہے۔

آگے شیخ صاحب اس کی مزید وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں" وقال تعالیٰ "ایک تو آیت ہے ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ اس آیت کریمہ کے تعلق سے پچھلے درس میں ہم نے چند اہم باتیں بیان فرمائیں اور علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی نقل کیا ہے امام صاحب نے، پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں" وقال تعالیٰ "(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا)﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ﴾ (بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا ہے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے)۔ عجب بات ہے کہ دنیا میں لوگ الگ الگ ہیں اور بعض لوگ دین میں ہی الگ الگ ہیں!

دنیا میں تو اختلاف ہوتے ہی رہتے ہیں دنیا کسی کے ہاتھ میں آتی نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں یہ فرمارہے ہیں یہاں پر ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ﴾ تاکید ہے اس خبر کی کہ ایسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں جنہوں نے اپنے دین میں تفرقے پیدا کیے اور فرقے فرقے بن گئے ہیں، ﴿وَكَانُوا شِيَعًا﴾ (اور سب نے الگ الگ راستے بنالیے)۔ کیونکہ جب تفرقہ ہوتا ہے تو پھر دو فرقوں کا راستہ ایک نہیں ہو سکتا اگر ایک راستہ ہوتا تو پھر فرقہ ایک ہوتا دو نہ ہوتے۔

﴿وَكَانُوا شِيَعًا﴾ اور یہاں پر لفظ شیعًا کا جو ہے قرآن مجید میں ہمیشہ مذمت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے عجب بات دیکھیں آپ! کہیں بھی دیکھ لیں آپ قرآن مجید میں شیعہ کا جب لفظ آیا ہے" شِيَعاً، الشِّيَاعاً" تو ہمیشہ مذمت کے ساتھ آیا ہے مدح نہیں کی گئی کبھی مدح کے سیاق اور سباق میں آپ شیعہ کا لفظ نہیں دیکھیں گے اور آج امت میں سے بہت بڑی ایک جماعت کہہ لیں آپ یا ایک بڑا فرقہ کہہ لیں آپ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے اور فخر بھی کرتا ہے کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے الشّیاع میں سے ہیں شیعہ ہیں۔

اس لفظ کی مذمت قرآن مجید میں ہی کافی ہے اور اس آیت کریمہ کے تعلق سے یہ جو میں بیان کر رہا ہوں یہ علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے وہ فرماتے ہیں کہ شیعًا کے لفظ کو ہمیشہ مذمت کے ساتھ قرآن مجید میں ذکر کیا گیا ہے۔

﴿وَكَانُوا شِيَعًا﴾ (الگ الگ سارے ہو گئے) ﴿لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اُن سے آپ کو کچھ کام نہیں)۔اُن سے آپ کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے میں جانوں میرے یہ بندے جانیں (سبحان اللہ)۔

﴿فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ﴾ (الرعد:40) آپ نے پہنچا دیا پیغام کو اب میں جانوں اور میرے یہ بندے جانیں یہ ایک ساتھ ہونا چاہتے ہیں صحیح اتباع کر کے یا الگ الگ راستے اختیار کرنا چاہتے ہیں غلط اتباع کر کے۔

اتباع تو کرنی ہے نا اگر صحیح راستے کی اتباع کریں گے تو صراط مستقیم ہے وہاں پر تفرقہ ہی نہیں ہے وہاں پر جماعت ہے اہل سنت والجماعت ہے، جماعت المسلمین ہے جو حق پر قائم ہے۔اہل سنت والجماعت ہے، اہل الأثر ہے، اہل الحدیث ہے اور السّلفیون جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔

اس آیت کو شیخ صاحب نے مکمل نہیں کیا میں پوری آیت مکمل کر دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (الانعام:159)

(سبحان اللہ)، جب آپ کا اس معاملے میں کوئی تعلق نہیں ہے اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر معاملہ کس کے سپرد ہے؟ ﴿اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے)۔

جو بھی تفرقہ کرتا ہے یاد رکھیں واللہ حساب دینا ہے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ انبیاء اور رسول علیہم الصلاۃ والسلام آئے ہیں اور رہنمائی کرتے رہے ہیں حق کی طرف بلاتے رہے ہیں تفرقے سے منع کرتے رہے ہیں لیکن تفرقے کی جو بنیادی وجہ بنے ہیں یا جو ان فرقوں کی تائید کرتا ہے اور مزید اُمت میں فرقے بنانے کی جدوجہد کرتا ہے اور جب بھی اطلاق اور اتفاق کی بات آتی ہے کہ ہم جمع ہو جائیں قرآن اور سنت پر سلف کے منہج پر اور وہ سب سے پہلے ٹانگ اڑاتے ہیں کہتے ہیں کہ نہیں ہمارے اپنے امام ہیں ہمارے اپنے علماء ہیں تو سن لیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ﴾۔ کہاں جائیں گے حساب تو دیناہی ہے نا اللہ کی پکڑ سے کہاں جائیں گے!

﴿ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کے سپرد تو معاملہ ہے لیکن آپ کو پتہ ہے مجھے پتہ ہے کہ ہم کر کیا رہے ہیں، جو ہم کر رہے ہیں چاہے اچھا ہو یا بُرا ہو اس کے ہم جوابدہ ہیں، اور واللہ! اللہ تعالیٰ سب کچھ سامنے دکھائے گا جو ہم کر رہے ہیں ﴿يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ﴾ (النباء:40)، ﴿يَنْظُرُ﴾ دیکھے گا کہ اس کے ہاتھوں نے آگے کیا بھیجا ہے۔

ہمارا اب کیا منتظر ہے پتہ ہے آپ کو؟! اگر ابھی ہمیں موت آجاتی ہے مجھے ابھی موت آجائے میں نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا ہے؟ آپ کو پتہ ہے میں اپنی حرکات اور سکنات، قول اور فعل کا مقروض ہوں پتہ ہے؟ جانتے ہیں کہ مقروض کیا ہوتا ہے؟ جیسے ہم قرض کا حساب کرتے ہیں نا کہ ہم نے دینا ہے تو ہم نے اپنے ہر قول و فعل، حرکات و سکنات کا حساب دینا ہے۔

﴿ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ﴾ کون خبر دے گا؟ جس کے سپرد ہمارا معاملہ ہے۔ کیا خبر دے گا؟ ہم کیا کچھ کرتے تھے دنیا میں، اتفاق واطلاق کا راستہ تھا یا تفرقے اور اختلاف راستہ تھا۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں اگر ابھی ہم آنکھیں نہیں کھولیں گے تو پھر پتہ نہیں کب کھولیں گے!

"وقال تعالیٰ" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:115)۔

اس آیت کریمہ کے تعلق سے پچھلے درس میں بھی اور اس سے پہلے درس میں بھی بار بار وضاحت ہو چکی ہے میں مزید وضاحت اس وقت نہیں کروں گا جس نے سننا ہے تو ریکارڈنگز سن سکتا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق سے:

"فتوعد الله من اتبع غير سبيل المؤمنين" یہاں پر اللہ تعالیٰ طرف سے وعید ہے سخت الفاظ ہیں اور سخت الفاظ اس وقت ہوتے ہیں جب کوئی غلطی ہو جاتی ہے، جب غلطی نہیں ہوتی تو پھر وعد کے الفاظ ہوتے ہیں نرمی کے الفاظ ہوتے ہیں سختی کے الفاظ نہیں ہوتے۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کامل ہے اللہ تعالیٰ کی صفات کامل ہیں تو اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی کامل ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ نے سختی سے بیان فرمایا ہے کہ جس نے مومنوں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اپنایا ہے ان کے لیے) "فدلّ على أن إتباع سبيلهم في فهم شرع الله واجب" (تو اس آیت کریمہ سے یہ دلیل ہمیں ملتی ہے کہ جس نے بھی صحابہ کرام (یعنی مؤمنین سے مراد صحابہ کرام ہیں) کے راستے کی اتباع کی ہے)۔ کس بنیاد پر؟ "في فهم شرع الله" (پوری شریعت کو سمجھنے میں (اور شریعت کی بنیاد ہے قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "قرآن اور صحیح حدیث")۔ حکم کیا ہے؟ "واجب"

(واجب ہے)۔اور سلف کی اتباع قرآن اور حدیث کو سمجھنے میں یا شریعت کے احکام اور مسائل کو سمجھنے میں یا اللہ تعالیٰ کی شریعت کو سمجھنے کے لیے سلف کی فہم واجب ہے۔" ومخالفته ضلال "،اور اس فہم کی مخالفت مومنوں کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی اتباع جس کی بنیاد ہے سلف کے علاوہ کسی اور کے فہم چاہے وہ اپنی خواہش نفس ہو، چاہے کوئی امام ہو یا عقل ہو یا ذوق ہو یا کوئی وجد ہو یا کشف ہو یا خواب ہو کچھ بھی ہو سلف کے فہم کے علاوہ جس نے بھی شریعت کو سمجھنے کی کوشش کی ہے تو اللہ کی قسم اس نے جو راستہ جو اختیار کیا ہے وہ غیر سبیل المؤمنین کا راستہ ہے۔

نتیجہ کیا ہے؟" ومخالفته ضلال "((شیخ صاحب فرماتے ہیں)اس راستے کی مخالفت گمراہی ہے)" وأثنى الله على السابقين الأولين "(اور اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے السابقین الأولین کی وہ لوگ جو پہلے تھے وہ سبقت لے گئے (سبحان اللہ، پہلے بھی تھے سبقت بھی لے گئے))۔

ہر پہلا سبقت نہیں لیتا اور ہر سبقت لینے والا پہلا بھی نہیں ہوتا اس سے پہلے کوئی ہوتا ہے لیکن امت میں یہ واحد قسم کے لوگ ہیں جو سبقت بھی لے گئے ہیں ہر خیر کی طرف ہر خیر میں سب سے پہلے یہی لوگ ہیں۔

سبقت بھی لے گئے ہیں اور سب سے پہلے بھی ہیں کون ہیں یہ لوگ" من المهاجرين والأنصار "مہاجرین اور انصار میں سے؟ مہاجرین کی جماعت جنہوں نے ہجرت کی مکہ سے مدینہ کی طرف اور انصار جنہوں نے ان کی مدد اور نصرت کی ہے۔یہ مہاجرین و أنصار ہیں یہ السّابقون الاوّلون ہیں ان لوگوں میں سے۔" وعلى من اتبعهم "(اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بھی تعریفیں کی ہیں جنہوں نے ان کی اتباع کی ہے((سبحان اللہ)۔

﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾ اللہ تعالیٰ نے مدح بیان فرمائی ہے ثناء ہے، ابھی بتاؤں گا میں کہ کتنی خوبصورت ثناء ہے کتنی خوبصورت تعریف ہے۔

چلو وہ لوگ تو گزر گئے السّابقون الاوّلون ہم متأخرین ہیں ہم کیسے ہیں؟ ہم وہ تو نہ ہو سکے اور کبھی ہو بھی نہیں سکتے لیکن کیا ان کے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں اجر و ثواب میں جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رکھی ہے کیا کچھ حصہ کچھ نصیب ہمیں بھی مل سکتا ہے کہ نہیں؟ تو اس حمد و ثناء میں اس تعریف میں ہم بھی (یعنی جو اتباع کرنے والے ہیں بعد میں آنے والے وہ بھی) شامل ہیں۔

"فقال" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾ (التوبہ: 100)۔

﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ (پہلے لوگ جو سبقت لے جانے والے ہیں)۔ کن میں سے پوری امت میں سے؟ خاص طور پر مہاجرین و انصار پہلے سبقت لے گئے اب ان میں سے جو ان سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ دیکھیں مہاجر دو قسم کے ہیں ایک وہ جو فتح مکہ سے پہلے ہیں اور دوسرے وہ جو فتح مکہ کے بعد ہیں تو دونوں برابر تھوڑا ہی ہیں ۔﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ﴾ یہ تو ہو گئے ہیں، ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ (اور وہ لوگ جو ان کی اتباع کرتے رہے احسان کے ساتھ)۔

احسان کیوں ہے؟ یعنی ہر معاملے میں، یہ نہیں کہ صرف عقیدے کو لیا اور باقی چھوڑ دیا، یہ نہیں کہ ہم اصول میں سلفی ہیں فروع میں کچھ اور ہیں اور طریقتاً کچھ اور ہیں۔ نہیں، یہ احسان نہیں ہے۔ احسان ہو سکتا ہے یہ؟ احسان تو تب ہے کہ جو ہر اعتبار سے اتباع ہو ہر طریقے سے ہر زاویئے سے آپ دیکھتے ہیں تو آپ کو اتباع نظر آتی ہے، ہر پہلو سے آپ دیکھیں آپ کو اتباع نظر آئے گی چاہے اصول ہو، فروع ہو، اخلاق ہوں، طریقہ ہو، سیاست ہو، کوئی بھی معاملہ ہو اسے کہتے ہیں الاتباع باحسان۔

نتیجہ ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ﴾ (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہے)۔کون السّابقون الاوّلون صرف یا یہ بعد والے بھی ساتھ ہیں اتباع کرنے والے؟ بعد والے بھی ساتھ ہیں اگر یہ ساتھ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ پہلے ہی فرمادیتے ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ﴾ وہ، پھر ﴿وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ﴾ جملہ بعد میں شروع ہوتا لیکن نہیں، جملے کو دیکھیں آپ ﴿وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ﴾ اس کے بعد ہے ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ﴾۔

صرف اتنا ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان سے تو راضی ہو گیا ہے السّابقون الاوّلون سے بھی راضی ہے مہاجرین و انصار میں سے اور جو ان کی اتباع کرے گا احسان کے ساتھ ان سے بھی راضی ہے یہ شرط ہی کافی ہے واللہ لیکن ایک اور انعام بھی ہے وہ کیا ہے؟ ﴿وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾ (اللہ تعالیٰ ان کو بھی راضی کرے گا)۔

اللہ تعالیٰ کیسے راضی کرے گا؟ جنت میں داخل کر دے گا اور جنت سے بڑھ کر کوئی خیر نہیں جنت سے بڑھ کر کوئی انعام اور احسان نہیں۔

جنت میں تو داخل ہو گئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی بھی ہو گیا ہے (اُن سے راضی بھی ہوا اُن کو راضی بھی کر دیا ہے) ﴿وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ﴾ یہ راضی کیا اللہ تعالیٰ نے اس طریقے سے راضی کیا ہے۔

﴿اَعَدَّ﴾ فعل ماضی ہے تیار اللہ تعالیٰ نے پہلے کر دی ہے۔المہاجرین والأنصار ابھی دنیا میں موجود تھے جنت پہلے تیار کر دی تھی ان کے لیے، ان کی اتباع کرنے والے تا قیامت آتے رہیں گے (میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان میں شامل کر دے (آمین))۔ جنت پہلے سے ان

کے لیے تیار ہے ﴿اَعَدَّ لَهُمْ﴾ (ان کے لیے)۔ کس نے تیار کی ہے فرشتوں نے تیار کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے خود (سبحان اللہ) اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ کیا تیار کیا ہے؟ ﴿جَنّٰتٍ﴾ ایک جنت نہیں ہے جنتیں ہیں۔ کیسی ہیں؟ ﴿تَجْرِىْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ﴾ (ان کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں)۔

جب اتنی خوشخبری ملی ہے پھر ہر خوشی کے ساتھ بدمزگی کا ایک چھوٹا سا کالا ٹیکا بھی لگ جاتا ہے۔ دیکھ لیں جب بھی کوئی خوشی عروج پر آتی ہے یوں انسان لمبا سانس لیتا ہے اس کے ساتھ جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ انسان کو یقین ہے پتہ چلتا ہے پتہ نہیں یہ دن دوبارہ واپس آئے گا کہ نہیں یہ خوشی ہمیشہ رہے گی کہ نہیں رہے گی!

بعض اوقات بڑے عرصے کے بعد کوئی بچھڑے ہوئے ساتھی ملتے ہیں خاص طور پر جب بیٹوں کی شادیاں ہو جاتی ہیں تو دور ہو جاتے ہیں تو کبھی عید پر یا کسی موقع پر سب اکٹھے ہو جاتے ہیں پورا گھر تو بہت خوشی ہوتی ہے عید کی خوشی ہے اور پھر اپنے پیاروں کی سب کی ملنے کی خوشی ہے کوئی امریکہ میں ہے کوئی لندن میں ہے، کوئی پتہ نہیں سعودی عرب میں ہے کوئی کہاں پر ہے ایک وقت میں سب جمع ہو گئے ہیں تو بڑی خوشی ہوتی ہے پھر شادی کا موقع بھی آ گیا ہے اور دگنی خوشی ہو گئی ہے، اب اس بہت ساری خوشی میں یہ ایک تھوڑی سی ناگواری ہوتی ہے کہ ارے کل صبح یا دو دن کے بعد تو سب ختم ہو جائے گا نا یہ خوشی باقی نہیں رہے گی!

تو جب بھی آپ قرآن مجید کا سیاق و سباق دیکھیں اللہ تعالیٰ کا فرمان دیکھیں آپ کہ جب بھی خوشی کی بات آتی ہے جنت کی بات آتی ہے تو اس میں ﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا﴾، ﴿خٰلِدِيْنَ

﴿فِيهَآ﴾ صرف نہیں ﴿اَبَدًا﴾ (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے)۔اب یہ خیر یہ نعمت، یہ مزے ہمیشہ کے لیے ہیں یہ وقتی طور پر نہیں ہیں اس لیے اب یہ خوشی کو خراب کرنے والی جو ایک یہ بدمزگی آتی ہے یہ باقی نہیں رہے گی۔

دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس کی خوشی عروج پر ہو اور پھر یہ بدمزگی نہ ہو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، سائیکولوجیکلی (Psychologically) انسان جتنا زیادہ خوش ہوتا ہے اس کے ساتھ یہ بدمزگی ضرور ہوتی ہے یہ خدشہ ہوتا ہے کہ ارے یہ تو پھر سب ابھی ختم ہو جائے گا یہ خدشہ ہی کافی ہے اس کے لیے! جتنا بھی مال و دولت کمالیں آپ پتہ ہے ڈر کس چیز کا ہوتا ہے؟ مرنا تو ہے سب چھوڑ کر جانا پڑے گا اور پھر یہی مصیبت کافی ہوتی ہے اس کے لیے کہ مروں گا تو کیا کروں گا اس کا میں کہاں جائے گا یہ سب!

بعض لوگوں کے پاس بلینز آف ڈالرز (Billions of dollars) ہیں اولاد میں سے ایک بھی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے وہ مال دیا ہے کہ وہ گن نہیں سکتے اولاد سے محروم ہیں۔

ایک ایسے شخص کو میں جانتا ہوں جس نے چار شادیاں کی ہوئی ہیں ایک بچہ بھی نہیں ہے! ملٹی ملینئر (Multimillionaire) ہے رات کو سو نہیں سکتا بے چارا کیونکہ وہ کہتا ہے یہ دولت کہاں کروں گا میں! (سبحان اللہ)۔

اور بعض ایسے لوگ ہیں کہ آٹھ دس بچے گھر میں ہیں اور وہ پریشان ہوتا ہے کہ کس طریقے سے ان کو میں پالوں گا ان کی تربیت کروں گا لیکن عجب بات یہ ہے کہ یہ دس بچوں والا آرام سے سو جاتا ہے نیند اسے آجاتی ہے اور وہ ملٹی ملینئر (Multimillionaire) اس کو نیند نہیں آتی (سبحان اللہ)۔

الغرض، تواس آیت کریمہ میں پھر وہی اتباع ہے، پہلی آیت ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ﴾ میں اتباع نہیں کی تو کیا سزا تھی اور اب یہاں پر اتباع کی ہے تو پھر کیا جزا ہے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"وبيّن الرسول صلى الله عليه و سلم أن خير الناس قرنه ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم" (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ سب سے بہترین زمانہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے، سب سے بہترین لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے ہیں پھر ان کے بعد میں آنے والے پھر ان کے بعد میں آنے والے)۔

"فقال صلى الله عليه و سلم" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي" (سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں) "ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" (پھر ان کے بعد میں آنے والے سب سے زیادہ افضل ہیں) "ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" (پھر ان کے بعد میں آنے والے سب سے زیادہ افضل ہیں اور اچھے ہیں)۔ صحیح بخاری کی روایت ہے معروف حدیث۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"وأمر صلى الله عليه و سلم بإتباع سنته وسنة خلفائه الراشدين" (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اتباع کی جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفائے راشدین کی سنت کی ان کے طریقے کی) "وحذر من مخالفتهم" (اور ان سے مخالفت کرنے سے تحذیر فرمائی ہے منع فرمایا ہے آگاہی کی ہے)۔

"فقال صلى الله عليه و سلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" ((علیکم کا مطلب ہے کہ واجب ہے تم لوگوں پر)۔ کیا واجب ہے؟ "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" (میرے راستے کو

مضبوطی سے تھامنا)"وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ بَعْدِي"(اور خلفائے راشدین والمہدین (ہدایت یافتہ خلفائے راشدین) کی سنت کو ان کے راستے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا"مِنْ بَعْدِي"میرے بعد)) "تَمَسَّكُوابِهَا"(مضبوطی سے تھامے رکھنا)"وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ"(اور اپنے دانتوں سے مضبوطی سے تھامے رکھنا)"وَإِيَّاكُمْ"(اور میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں)"وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ"(اور تم دین میں نئی چیز ایجاد کرنے سے بچو)۔کیوں؟"فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ"(کیونکہ بے شک ہر دین میں نئی چیز ایجاد کرنا بدعت ہے) "وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ"(اور ہر بدعت گمراہی ہے)۔اور یہ روایت ابوداود، ترمذی میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔

"ووصف صلى الله عليه و سلم"(اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصف بیان فرمایا)۔کس کا؟"الفرقة الناجية"(فرقہ ناجیہ)۔وہ فرقہ وہ کم تعداد میں لوگ وہ چھوٹا سا گروہ جس کی نجات کی خوشخبری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔"بقوله"(اس فرمان سے)"مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي"(جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں آج (یعنی تہتّر فرقوں کی حدیث معروف جو روایت ہے))۔

"فدلت هذه النصوص"(یہ سارے کے سارے جو نصوص ہیں (شیخ صاحب فرماتے ہیں)ان میں یہ دلالت ہمیں ملتی ہے)"وغيرها"(اور ان کے علاوہ بھی)"على وجوب إتباع الكتاب و السنة"(کہ قرآن اور سنت کی اتباع کا کیا حکم ہے؟واجب ہے)"ووجوب إتباع سبيل المؤمنين"((ایک تو یہ واجب ہے قرآن اور سنت کی اتباع)اور پھر سبیل المؤمنین کے راستے کی اتباع بھی واجب ہے)۔وجہ کیا ہے؟کیونکہ قرآن اور سنت کی اتباع ممکن ہے ہی نہیں جب تک کہ صحابہ اور سلف کے منہج کو اپنایا جائے، صحیح اتباع ہو نہیں سکتی جب فہم غلط ہے تو اتباع بھی غلط ہے پھر ابتداع ہے اتباع تو نہیں ہے اور جب فہم صحیح ہے تو پھر اتباع بھی صحیح ہے۔ اور فہم صحیح کیسے ممکن ہے؟صحابہ اور سلف کی سمجھ کے مطابق وہی فہم ہے۔

"ووجوب إتباع سبيل المؤمنين"((شیخ صاحب فرماتے ہیں) کہ سبیل المؤمنین کے راستے کی اتباع واجب ہے)۔ کون ہیں یہ شیخ صاحب فرماتے ہیں"وأولى المؤمنين"(اور سب سے پہلے مومن)"الذين يجب إتباع سبيلهم"(جن کے راستے کی یا سبیل کی اتباع کرنا واجب ہے)۔ سر فہرست سب سے پہلے کون مومن مراد ہیں اس آیت کریمہ سے؟"هم أصحاب رسول الله صلى الله عليه و سلم"(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ)"كما تقدم قول ابن القيم"(جیسا کہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا قول پہلے بیان کر چکے ہیں)"وكل من الصحابة منيب إلى الله تعالىٰ"(اور سارے کے سارے صحابہ کرام سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لوٹنے والے انابت اور توبہ کرنے والے ہیں)"فيجب إتباع سبيله"(پس واجب ہے کہ ان کے راستے کی اتباع کی جائے)"وأقواله و اعتقاداته من أكبر سبيله"(اور ان کے اقوال اور اعتقادات ان کی سب سے بڑی سبیل میں سے ہیں)۔

"ويقول ابن مسعود رضي الله عنه"(سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)"اتَّبِعُوا وَلا تَبْتَدِعُوا فَقَدْ كُفِيتُمْ"(اتباع کرو اور ہرگز ابتداع نہ کرنا(اتباع کرو اور "ابتداع" دین میں نئی چیز ایجاد نہ کرنا)۔ کیوں؟"فَقَدْ كُفِيتُمْ"(تو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تمہارے لیے وہی کافی ہیں)۔

جو پیچھے سارا سامان چھوڑ کر گئے ہیں جو شریعت کاملہ جو محفوظ شریعت ہے وہ پیچھے چھوڑ کر گئے ہیں کیا وہ کافی نہیں ہے"فَقَدْ كُفِيتُمْ"؟! قرآن ہے صحیح حدیث ہے، منہج سلف ہے دین کامل ہے تب بھی کسی چیز کی کمی ہے کیا؟ تو کیوں نئے راستے اختیار کرنا چاہتے ہو اتباع کیوں نہیں کرتے ہو؟! اگر کافی نہیں ہے تو پھر اور نئے راستے جا کر ڈھونڈو لیکن اگر آپ کو یہ یقین ہے کہ قرآن کامل ہے، حدیث صحیح جو ہے وہ بھی موجود ہے اور سلف کا منہج بھی موجود ہے، قرآن اور صحیح حدیث کی صحیح فہم بھی موجود ہے تو پھر اس کی اتباع کیوں نہیں کرتے ہو اتباع کسی اور کی کیوں کرتے ہو؟!

اگر اس راستے کی اتباع نہیں کرتے ہو جو حق ہے تو پھر راستہ ابتداع کا ضرور نکلے گا اور اُسے اپنا نا پڑے گا اگر وہ اپناتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو قرآن اور صحیح حدیث اور منہج سلف اور فہم سلف کافی نہیں ہے۔

"فَقَدْ كُفِيتُمْ" "تمہیں وہی کافی ہے جو موجود ہے۔

"ويقول الإمام أحمد رحمه الله" "(امام اہل السنۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)" "أصول السنة عندنا" "(دین کے اصول ہمارے نزدیک کیا ہیں)" "التمسك بما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" "(کہ جس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام تھے اسی چیز کو مضبوطی سے تھامے رکھنا) "والإقتداء بهم" "(اور ان کی اقتداء کرنا)" "وترك البدع" "(اور بدعت کو ترک کر دینا) آخر تک۔

یہ ابتداء تھی اُصول السنۃ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی اس پیارے چھوٹے سے عقیدے کے رسالے کی جو ہے تو چھوٹا مضمون میں لیکن بہت عظیم اور بڑا ہے جو اس کے اندر مواد موجود ہے اور جو اس کے اندر کانٹینٹ (content) ہیں اور اس کے اندر جو پیغامات ہیں اور جو عقیدے بیان کیے گئے ہیں اہل سنت والجماعت کے۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"فالواجب على كل مسلم" "(ہر مسلمان پر واجب کیا ہے)" "هو:" "إتباع الكتاب والسنة بفهم السلف الصالح" "(قرآن اور سنت کی اتباع سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق (یہ ہر مسلمان پر فرض ہے))۔

قرآن ہے صحیح حدیث ہے، صحابہ کرام اور سلف صالحین کی سمجھ ہے یہ نجات کا راستہ ہے اور یہی واجب ہے ہر مسلمان پر۔

آیئے دیکھتے ہیں آج کے درس میں پوائنٹ نمبر چوبیس، یہاں تک جو جملے ہم نے پڑھے ہیں ان میں سے جو اہم پیغام ہمیں ملتے ہیں:

24-اگر واپس قرآن اور سنت کی طرف نہیں لوٹاتے تو کیا ہوگا(یعنی اگر اپنے اختلاف کو قرآن اور سنت کی طرف واپس نہیں لوٹاتے تو پھر کیا ہوگا)اس کا ہمیں پیغام مل گیا ہے:

1-کیا وہ گا؟ تفرقہ ہوگا﴿شِيَعًا﴾الگ الگ راستے ہوں گے۔

2-مشاقت ہوگی﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ﴾۔

3-جہنم کی سزا﴿وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾۔

4-بہت ساری عظیم خیرات سے محرومیاں﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ﴾آخر تک، یہ بڑی خیر ہے اِن سب سے محرومی ہے۔

5-بدعات کی دلدل میں غرق ہونا۔

اگر واپسی قرآن اور سنت کی طرف نہیں لوٹاتے تو پھر یہ مصیبتیں ہی کافی ہیں (نعوذ باللہ)۔

25-ہر گروہ تو قرآن اور سنت کی طرف اپنے اختلاف کو لوٹاتے ہوئے بھی اختلاف کر رہا ہے آخر آپ لوگوں کے مخالفین ہی ہمیشہ کیوں غلط ہوتے ہیں غلط تو آپ لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔

"ہر گروہ تو قرآن اور سنت کی طرف اپنے اختلاف کو لوٹاتے ہوئے بھی اختلاف کر رہا ہے صحیح بات ہے کہ نہیں؟"۔جتنے بھی گروہ ہیں قرآن اور سنت کی بات ہی تو کر رہے ہیں نا سارے اپنے اختلاف ختم کرنے کے دلائل پیش کر دیتے ہیں یہی نصوص تو ہیں۔

"آخر آپ لوگوں کے مخالفین ہی ہمیشہ کیوں غلط ہوتے ہیں آپ بھی تو غلط ہو سکتے ہیں؟"۔اس کا جواب ان ہی جملوں میں آچکا ہے:

جواب نمبر ا- بات صحیح ہے کہ سب لوٹاتے ہیں، اپنے اختلاف کو قرآن اور سنت کی طرف ہی لوٹاتے ہیں بات تو صحیح ہے۔

۲- لیکن صرف لوٹانے کا دعویٰ ہے حقیقتاً اپنے اپنے الگ الگ طریقے بنائے ہوئے ہیں سب نے۔ کس چیز کے طریقے؟ لوٹانے کے طریقے۔ کوئی اندھی تقلید کے طریقے سے لوٹاتا ہے کہ جو امام نے کہہ دیا بس وہی حق ہے قرآن ہے حدیث ہے کوئی مشکل نہیں ہے، آیت منسوخ ہو سکتی ہے حدیث مرجوح ہو سکتی ہے امام کا قول اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا۔ یہ بھی تو لوٹانے کا ایک طریقہ ہے کہ نہیں؟

کسی کو خواب میں کوئی ولی آ گیا یا کسی ولی کے خواب میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے کسی حدیث کے بارے میں وہ پوچھ رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآل وسلم فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے تو بس خواب کی بنیاد پر حدیث ضعیف ہو گئی ہے چاہے صحیح بخاری کی روایت کیوں نہ ہو۔ صحیح بات ہے یہ حقیقت ہے اور ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں یہی کچھ تو کہتا ہے، یہ بھی لوٹانے کا ایک طریقہ ہے۔

اب لوٹایا حدیث کہتے ہیں ضعیف ہے ہم کہتے ہیں صحیح بخاری کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں نہیں یہ ضعیف حدیث ہے۔ کس نے کہا ہے؟ ہمارے پیر نے کہا ہے۔ تمہارے پیر کو کس نے کہا ہے محدث ہے؟ کہتا ہے نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں آئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حدیث ضعیف ہے۔

کیا کریں ان لوگوں کا کوئی علاج ہے؟! یہی علاج ہے جو ہم کر رہے ہیں علم کا علاج اور دعا ہے۔

تو دوسرا پوائنٹ یہ ہے جواب کا کہ لیکن صرف لوٹانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور سب نے اپنے اپنے الگ الگ طریقے بنائے ہوئے ہیں۔

۳- صحیح لوٹانے کا معنی ہے صحیح سمجھ کے مطابق لوٹانا۔

جب یہ کہا کہ دعویٰ کرتے ہیں تو غلط لوٹاتے ہیں نا، یہ دعویٰ سب کرتے ہیں کہ لوٹاتے قرآن اور سنت کی طرف ہیں حقیقت جب سامنے آتی ہے پریکٹیکلی(practically) تو پتہ چلتا ہے کہ کون حق پر ہے کون سچا ہے کون جھوٹا ہے۔

"صحیح سمجھ کے مطابق لوٹانا" صحیح سمجھیں گے تو صحیح لوٹائیں گے نا غلط سمجھیں گے تو کیا لوٹائیں گے ہم؟! اور صحیح سمجھ میں یہ سارا علم آتا ہے جو صحابہ اور سلف کا منہج ہے، محدثین کا اور علماء کا سب۔

۴-غلط ہو سکتے ہیں یہ بات صحیح ہے (وہ کہتے ہیں نا کہ آپ بھی تو غلط ہو سکتے ہیں، غلط تو ہو سکتے ہیں بات ٹھیک ہے) غلط ہیں یہ ثابت کر کے دکھائیں۔

دونوں میں فرق ہے نا، غلطی کا امکان تو ممکن ہے بشر ہیں غلطی ہو جاتی ہے لیکن اگر غلطی کو ثابت نہیں کیا جائے تو محض تہمت ہی ہوتی ہے اور کیا ہوتا ہے! تو اگر آپ واقعی سمجھتے ہیں کہ ہم غلط ہیں، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ ہمارے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے لیکن ثابت کر کے دکھائیں اور واللہ ہم نے وعدہ کیا ہوا ہے ہم تو حق کی اتباع کرنے والے ہیں پھر سلف سے یہ ثابت ہے اور ہمارے علماء نے غلطی کی ہے تو ہم اپنے علماء کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں اور سلف کے قول کو مان لیتے ہیں، کچھ تو ہمارے سامنے لے کر آؤ نا!

26-قرآن اور سنت کی طرف لوٹانے کا صحیح اور حق طریقہ کیا ہے (اس کو میں بیان کر چکا تھا کہ صحیح طریقہ کیا ہے)؟ صحیح فہم کی بنیاد پر۔ صحیح فہم ہو تب تو لوٹایا جا سکتا ہے، فہم صحیح نہیں ہے تو صحیح لوٹانا یا حق لوٹانا ممکن نہیں ہے اور صحیح فہم کے لیے صحیح اتباع لازم ہے۔

یہ ساری باتیں آیات سے لی گئی ہیں ﴿وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ﴾ اور ﴿السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ﴾ ان میں اتباع کی بات آئی ہے سارے پوائنٹ یہیں سے ہیں۔

27-قرآن اور سنت کی صحیح اور حق اتباع کا کیا حکم ہے؟ جب صحیح اور حق اتباع کی بات کی ہے تو پھر واجب ہے نا کیا حکم ہے؟ واجب ہے جیسے شیخ صاحب نے بیان کیا ہے۔ دلائل کیا ہیں؟ یہی جو آپ کے سامنے ہیں۔

28-اس صحیح اتباع کا طریقہ کیا ہے اور اس کا نام کیا ہے (صحیح اتباع کا طریقہ یا راستہ کون سا ہے اور اس کا نام کیا ہے)؟ طریقہ کیا ہے؟ منہج السلف ہے۔ نام کیا ہے؟ سلفی۔

آگے پڑھتے ہیں، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"ورغبة مني في المشاركة في الدروس التي تلقى في كلية الشريعة بالجامعة الإسلامية بالمدينة النبوية بقسم النشاط فقد ألقيت والحمد لله عدة دروس تتعلق بالمنهج الصحيح منهج السلف الصالح" (اور میری اپنی بھی خواہش کے مطابق کہ میں نے حصہ لیا ہے ان دروس میں جو جامعہ اسلامیہ کلیۃ الشریعہ میں مدینہ نبویہ میں جو دروس لیے گئے ہیں قسم نشاط میں تو میں نے کئی درس دیئے تھے منہج کے تعلق سے، صحیح منہج کے تعلق سے منہج سلف الصالح کے تعلق سے)۔

"لأن السلفية تعني" سلفیت کا معنی اب دوبارہ شیخ صاحب بیان کر رہے ہیں، سلفیت کا کیا معنی ہے، پوچھ رہے تھے کہ سلفیت کیا ہوتی ہے یہ جواب ہے:

"لأن السلفية تعني إتباع دين الإسلام" (دین اسلام کی اتباع) "على ما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" (دین اسلام کی اتباع جس چیز پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام تھے) "ومن تبعهم على مناهجهم" (اور ان کی اتباع کرنا جو ان کی اتباع کرتا ہے ان کے منہج پر (یہ سلفیت ہے))۔

سلفیت کیا ہے؟

"اتباع دين الإسلام" (کسی اور دین کی اتباع کو سلفیت نہیں کہتے دین اسلام ہی کے اتباع کی بات ہو رہی ہے)۔ کیسی اتباع؟ "على ما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" (جس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے صحابہ کرام تھے)۔ کس چیز پر تھے؟ صحیح فہم پر تھے اُسی فہم کی بنیاد پر۔ چلیں وہ چلے گئے پھر اُن کے بعد "ومن تبعهم" (اور جو ان کی اتباع کرتا ہے)۔ کس چیز کی اتباع کرتا ہے؟ "على مناهجهم" (ان کے منہج پر) "وقد رغب مني بعض الأخوة" (اور بعض بھائیوں نے اس رغبت کا اظہار کیا اس چاہت کا اظہار کیا مجھ سے) "أن أطبع هذه الدروس" (کہ میں نے جو لیکچر دیئے تھے اب ان کو جمع کر کے ان کی طباعت کی جائے) "فراجعتها" (پس میں نے پھر ان کا مراجعۃ کیا(revise کیا)) "وأضفت إليها بعض الإضافات المتعلقة بالموضوع" (اور چند چیزوں کا میں نے اضافہ کیا جن کا تعلق موضوع سے ہے (سلفیت کے موضوع سے ہے)) "ورأيت من المناسب تسميتها" (اور میں نے یہ سمجھا کہ مناسب یہی ہے اس رسالے کا نام رکھا جائے کن سلفیاً علی الجادۃ) "وقد تضمنت الأمور التالية" (اور یہ جو رسالہ ہے ان اُمور کو متضمن ہے یا ان چیزوں کو شامل ہے)۔

اس سے پہلے کہ یہ چیزیں بتاؤں میں پوائنٹ نمبر 29 (انیتس):

29- اس رسالے کی تالیف کا کیا سبب ہے یہ رسالہ کیوں تصنیف کیا گیا ہے (اس رسالے کی تصنیف یا تالیف کا کیا سبب ہے) اور اس رسالے میں کیا تھا؟ لیکچرز تھے جو اب کتابی شکل میں کنورٹ (convert) ہو گئے ہیں اور فُٹ نوٹ (footnote) میں جب شیخ صاحب نے جب منہج کی بات کی ہے تو فُٹ نوٹ (footnote) میں بڑی پیاری بات ہے یہ نوٹ کر لیتے ہیں۔

فُٹ نوٹ (footnote) میں ہے نمبر ۲ "قال الشيخ العلامة الدكتور صالح بن فوزان الفوزان حفظه الله" (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں):

30- منہج اور عقیدے میں کیا فرق ہے؟ اکثر سوال کیے جاتے ہیں کہ منہج کیا ہے عقیدہ کیا ہے، فرق کیا ہے دونوں میں تو اس کا جواب شیخ صالح الفوزان ابھی دے رہے ہیں یہ فُٹ ناٹ (footnote) ہے اور یہ

ضمیمہ کے طور پر ہم پوائنٹ نمبر30 کر رہے ہیں اگرچہ اس کتاب سے تعلق نہیں ہے لیکن فُٹ ناٹ (footnote)پر آگیا ہے تو میں اس کو بھی بیان کر رہا ہوں اور کیونکہ اہم سوال ہے اس لیے اس میں شامل کر رہا ہوں کہ منہج اور عقیدے میں کیا فرق ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ صالح الفوزان(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں کوٹ(quote)کر رہے ہیں:

"المنهج أعم من العقيدة"(منہج عقیدے سے زیادہ عام ہے اس کا جو مفہوم زیادہ وسیع ہے عقیدے سے) "المنهج يكون"(منہج ہوتا ہے)۔کس میں؟"في العقيدة و السلوك و الأخلاق و المعاملات و في كل حياة المسلم"(منہج زندگی کے ہر پہلو میں ہوتا ہے عقیدے میں، سلوک میں،اخلاق میں، معاملات میں)۔سلوک یعنی طریقہ جیسے کہتے ہیں طریقتاً صوفی بعض لوگ کہتے ہیں تو سلوک یا طریقہ ایک ہی چیز ہوتا ہے۔تو کہتے ہیں منہج عقیدے میں ہوتا ہے، سلوک میں ہوتا ہے،اخلاق میں ہوتا ہے، معاملات میں ہوتا ہے،"و في كل حياة المسلم"(مسلمان کی پوری زندگی اسی منہج پر قائم ہوتی ہے)۔

"كل الخطة التي يسير عليها المسلم تسمّى منهجاً"(جو پلاننگ مسلمان کرتا ہے یا جو روڈمیپ (Road map)بناتا ہے دین کو سمجھنے کے لیے اس روڈمیپ(Road map)کا نام یا اس پلاننگ کا نام دین کو سمجھنے کے لیے اسے منہج کہا جاتا ہے(دو لفظوں میں))"أما العقيدة فيراد بها"(عقیدے سے کیا مراد ہے) "أصل الإيمان ومعنى الشهادتين ومقتضاهما، هذه هي العقيدة"(عقیدے سے مراد ایمان کا اصل یعنی ایمان سے تعلق جو بھی مسائل ہیں(ارکان ایمان ہیں پھر ارکان ایمان کے جو متعلقات ہیں سارے))"ومعنى الشهادتين"(اور کلمہ شہادت کا معنی)"ومقتضاهما"(اور جو اس کے مقتضی ہیں(جس سے تدریج ہوتی ہے کلمہ شہادت کی جتنے بھی اصول عقیدے کے ہم بیان کر چکے ہیں وہ سارے کے سارے))"هذه هي العقيدة"(یہی عقیدہ ہے)۔

عقیدے کا کیا معنی ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "أما العقيدة فيراد بها أصل الإيمان" ایمان کی اصل بنیاد یعنی ہر مسئلہ جس کا ایمان سے تعلق ہے وہ عقیدہ ہے، "ومعنى الشهادتين" کلمہ شہادت کا معنی، "ومقتضاهما" اور جو کلمہ شہادت کے مقتضی ہیں جن سے کلمہ شہادت کی تکمیل ہوتی ہے اگر وہ چیزیں نہ ہوں تو کلمہ شہادت جو ہے وہ ناقص رہتا ہے جیسا کہ عقیدے کے باقی اصول ہیں۔ ارکان ایمان ہے پھر اس کے بعد جو ہے صحابہ کرام کے تعلق سے اہل سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے اور کیا موقف ہے یہ ساری چیزیں جو ہیں اصول ایمان جو اصول عقیدے کے ہم نے پڑھے ہیں جو درس میں بیان کیے تھے وہ سارے کے سارے اس میں شامل ہیں یہ عقیدہ ہے یعنی منہج کا مفہوم وسیع ہے عقیدے سے۔

عقیدہ اور توحید میں کیا فرق ہے؟ اب عقیدے کا توحید سے زیادہ وسیع مفہوم ہے عام ہے، توحید عقیدے کا حصہ ہے اور عقیدہ منہج کا حصہ ہے کیونکہ توحید کلمہ توحید ہے صرف اور توحید کے معنی ہیں اور اس کی اقسام ہیں اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات پر ایمان وہ توحید میں آگیا۔ فرشتوں پر ایمان، رسولوں پر ایمان یہ عقیدہ ہے کہ نہیں لیکن توحید تو نہیں ہے نا توحید تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے تعلق سے ہے نا۔ اب فرشتوں کی جب ہم بات کرتے ہیں فرشتوں پر ایمان یا رسولوں یا کتابوں یا آخرت یا تقدیر پر ایمان کی یا دیگر جو سارے مسائل ہیں ایمان کے یہ بھی عقیدے کے اصول سمجھے جاتے ہیں۔

تو توحید اور عقیدے میں کیا فرق ہے؟ توحید عقیدے کا حصہ ہے۔ عقیدے اور منہج میں کیا فرق ہے؟ عقیدہ منہج کا حصہ ہے۔ منہج زیادہ وسیع ہے پھر عقیدہ ہے پھر توحید ہے اس طریقے سے ہے گویا کہ منہج پوری شریعت کو سمجھنے کا طریقہ ہے۔ کس طریقے سے آپ پوری شریعت کو سمجھتے ہیں یہ منہج ہے آپ کا جو روڈ میپ (Road map) ہے جو آپ نے بنایا ہے اپنے خیال میں یا اپنے دل میں جو بسایا ہے کہ میں نے شریعت کو سمجھنا کیسے ہے، قرآن کو کیسے سمجھنا ہے، حدیث کو کیسے سمجھنا ہے، میں نے اپنا عقیدہ کیسے بنانا ہے

کس چیز پر قائم رکھنا ہے، نماز میں نے کیسے پڑھنی ہے، زکوۃ میں نے کیسے دینی ہے، حج وعمرہ میں نے کیسے کرنا ہے، روزہ میں نے کیسے رکھنا ہے یہ سارے کے سارے جو ہیں کس چیز سے تعلق رکھتے ہیں یہ منہج ہے۔

نماز نبوی ہے اور جہاد بھی نبوی ہے، سارا طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے ہمیں کس نے بتایا ہے ؟صحابہ، سلف نے ہمیں بتایا ہے نا۔ تو صحابہ ہی اگر نماز نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں پڑھیں گے پھر کون پڑھتا ہے مجھے بتائیں نماز نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟! اگر صحابہ ہی جہاد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں کرتے تو پھر کون ہے اُن کے بعد میں آنے والا جو جہاد نبوی کر سکتا ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟! جو عقیدہ ہے منہج کا بنیادی حصہ ہے جیسا کہ توحید عقیدے کا بنیادی حصہ ہے توحید کو نکال دیں باقی عقیدے میں کیا بچے گا؟! جس کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے فرشتوں پر ایمان کر کے کیا کرے گا وہ!

تو منہج کی بنیاد یہی ہے توحید ہے صحیح عقیدہ ہے اور پھر اس کے بعد باقی نماز نبوی، جہاد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بعد کی باتیں ہیں تو عقیدہ سب سے پہلے ہے اور یہ منہج ہے سلف کا جیسے آگے بیان ہوا ہے لازم اور ملزوم ہیں یہ ممکن نہیں کہ منہج ٹھیک ہو اور عقیدہ غلط ہو، اور یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ عقیدہ ٹھیک ہو لیکن منہج غلط ہو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ عقیدہ ٹھیک ہے تو منہج ٹھیک ہے اس کا اگر منہج میں غلطی ہے تو عقیدہ ٹھیک نہیں ہو سکتا یاد رکھیں۔

کسی کی توحید ٹھیک ہو سکتی ہے (یہاں پر فرق سمجھیں آپ یہیں سے بعض لوگ دھوکا کھا لیتے ہیں) توحید کی باتیں کرتے ہیں اور بے چارے اہل حدیث ساتھی بعض خوش ہو جاتے ہیں کہ دیکھو توحید کی بات تو کرتا ہے شرک کی مذمت کر رہا ہے، لیکن فکر خوارج والی ہے راستہ منہج خوارج کا ہے۔ کیا خوارج شرک کرتے تھے ؟تو منہج غلط تھا۔ عقیدے میں بگاڑ ہوا کہ نہ ہوا؟ تو دونوں لازم اور ملزوم میں۔

مجھے ایک گروہ دکھادیں معتزلہ، اشاعرہ، کلابیہ، ماتریدیہ، جتنے بھی آئے ہیں یا آج کے زمانے میں جماعت اسلامی ہے یا جماعت الدعوۃ والے ہیں یا اخوان المسلمین ہے یا تبلیغی جماعت ہے جتنی بھی جماعتیں آئی ہیں منہج میں غلطی ہے عقیدے میں بھی ہوئی ہے اور عقیدے میں غلطی ہے تو منہج میں ضرور غلطی ہے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ منہج ٹھیک ہو تو عقیدے میں غلطی ہو۔ایک ہی آپ کو ایسا گروہ ملے گا جس کا عقیدہ اور منہج دونوں صحیح ہیں اور وہ ہیں سلف الصالحین و من تبعھم باِحسان اِلی یوم الدین۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اس رسالے کے اندر کون کون سے مضامین ہیں۔ یہ رسالہ پورا جو ہے اب ان چند نمبرز میں شیخ صاحب نے سولہ پوائنٹس میں پوری کتاب کا خلاصہ بیان کر دیا ہے کہ ہم کیا پڑھنے جا رہے ہیں (ابھی ہم نے پڑھا نہیں ہے اب ہم پڑھنے جا رہے ہیں)۔ منہج کی سمجھ آگئی ہے کہ منہج کتنی اہم چیز ہوتی ہے یعنی پورا دین ہی اسی منہج پر قائم ہے، غلط ہوا تو آگے غلط ہے صحیح ہوا تو آگے صحیح ہے۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اس کتاب میں کیا پڑھنا چاہتے ہیں، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"وقد تضمنت الأمور التالیة"۔ کن سلفیاً علی الجادۃ تصنیف ہوئی ہے کیوں ہوئی ہے؟ لیکچرز تھے اس میں یعنی باعث خیر کی باتیں تھیں اچھی باتیں تھیں بعض بھائیوں نے خاص ریکوئسٹ (request) کی ہے شیخ صاحب سے کہ پرنٹنگ کرکے اس کا کتابچہ اگر ہو جائے تو لیکچرز تو سب نہیں سنتے کتاب تو پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے ان لوگوں کو بھی فائدہ ہو گا۔ شیخ صاحب نے اس کو ریوائز (revise) کیا ہے اور پھر بعض چیزیں ایڈ (add) کی ہیں اضافہ کیا ہے اور یہ چیزیں ابھی جو بیان ہوں گی اس رسالے کے اندر شامل ہیں:

1-"المقصود بالسنة" سنت سے کیا مراد ہے۔

2-"المسمیات الشرعیة لأھل السنة و الجماعة" اہل سنت والجماعت کے صحیح شرعی نام کون سے ہیں۔

3-"المقصود بالسلف" سلف سے کیا مراد ہے۔

4-"وجوب إظهار مذهب السلف" مذہب سلف کو ظاہر کرنا واجب ہے۔

یعنی یہ نہیں کہ میں سلفی دل میں ہوں اور شرم آتی ہے اس پر عمل کرنا اس کو ظاہر کرنا، بتانا کہ میں سلفی ہوں شرم آتی ہے۔ نہیں! وجوب اظہار کا اپنی شکل سے اپنی صورت سے۔

بعض لوگ داڑھی کو شیو کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں سلفی ہوں۔ تو ظاہر کرو نا! کہتا ہے میں سلفی ہوں پھر دوستی رکھتا ہے اہل بدعت سے یہ ظاہر ہے! کہتا ہے میں سلفی ہوں اور اتباع کرتا ہے خوارج کی اور فکر خوارج کی وہ اپناتا ہے سلفی ہے یہ!

میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ظاہراً داڑھی اگر کاٹ لیتا ہے عقیدہ تو ٹھیک ہے اس کا منہج تو ٹھیک ہے ویسے میں نے بات کی ہے داڑھی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے سلفی ہو سکتا ہے بغیر داڑھی کے لیکن اگر سلف کی بات کریں تو شرم تو آنی چاہیے نا! نہیں شرم آنی چاہیے؟

جب سلفی کہہ دیا اور پھر عمل کرنے والا مسلمان بھی ہے بلکہ کوئی بھی مسلمان ہو باعمل مسلمان جو ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کیونکہ بعض لوگوں دھوکا ملا ہے پتہ ہے داڑھی کے تعلق سے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سنت رسول ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ داڑھی کیا ہے؟ سنت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔

اب سنت سے مراد کیا ہے؟ کہ اگر رکھیں گے ثواب ہے نہیں رکھیں گے تو گناہ نہیں ہے۔ اب آپ نے عشاء کی نماز پڑھی ہے فرض نماز ہے پڑھتے ہیں تو ثواب ہے نہیں پڑھتے تو گناہ ہے کہ نہیں؟ عشاء کے بعد کی دو سنتیں سنت ہیں نا کہ اگر پڑھیں گے تو ثواب ہے نہیں پڑھیں گے تو گناہ ہے؟ نہیں ہے۔ تو کہتے ہیں کہ سنت سے مراد یہ سنت ہے یہ غلط فہمی ہے۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ واجب ہے تو داڑھی رکھنا واجب ہے سنت نہیں ہے۔ کیوں واجب ہے؟ آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ داڑھی کو چھوڑ دو، داڑھی کو وافر کرو، داڑھی کو ہاتھ مت لگاؤ۔ کیا مراد ہے اس سے کاٹو مراد ہے؟

سوال: ہر سنت واجب ہے؟

جواب: ہر سنت نہیں یہ سنت جس سنت سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے وہ واجب ہے۔

سوال: شلوار ٹخنوں سے اوپر یہ بھی اسی کیٹیگری (category) میں آتی ہے؟

جواب: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کپڑے کا وہ حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہو گا اسے جلایا جائے گا قیامت کے دن۔ عذاب ہو گا جلایا جائے گا تو کیا مراد ہے؟ اگر سنت ہوتا اس اعتبار سے سنت ہوتا کہ اگر آپ ٹخنے کے نیچے کرتے ہیں نہیں کرتے ہیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا، کریں گے تو ثواب ہے نہیں کریں گے تو گناہ نہیں ہے۔ تو پھر گناہ تو ہے اگر گناہ نہ ہوتا تو پھر جہنم میں کوئی سزا ملتی جلایا جاتا جہنم میں! تو جہنم میں جلانے سے کیا مراد ہے سزا ہے کہ نہیں؟ اور سزا واجب ترک کرنے پر ہوتی ہے یا سنت ترک کرنے پر ہوتی ہے؟ واجب ترک کرنے پر ہوتی ہے۔

تو وہ سنت جس کا معنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اور راستہ وہ واجب ہے، لفظ سنت کا ہے۔ سنت کا مفہوم میں پہلے بیان کر چکا ہوں (آگے بھی آئے گا) وسیع ہے۔ داڑھی کو کاٹنا جو ہے جائز نہیں ہے حرام ہے، سنت سے مراد واجب ہے جو کاٹنا ہے حرام ہے۔

تو وجوب کیا ہے؟ "إظهار مذهب السلف"۔ اور یہ نہ سمجھیں کہ اگر داڑھی نہیں رکھتا تو سلفی نہیں ہو سکتا میں نے ویسے کہا ہے ہمیں شرم آنی چاہیے کہ ہم سلفی بھی کہتے ہیں اور پھر داڑھی بھی نہیں رکھتے یہ بات ہے ورنہ داڑھی کے بغیر بھی بندہ سلفی ہو سکتا ہے۔

5-"جواز الإنتساب إلى السلف و التلقب بالسلفية"۔

دیکھیں مذہب یا منہج ایک چیز ہے، مذہب سلف کی اتباع اور اظہار ایک ہی چیز ہے اظہار یا اتباع لفظ کا اختلاف ہے۔اتباع آپ چھپا سکتے ہیں یا ظاہر ہو کر رہے گا؟ تو یہاں پر لفظ ہے"إظهار مذهب السلف" یہ کیا ہے؟ واجب ہے۔"اتباع مذہب سلف" واجب ہے۔تو مذہب یا منہج،اظہار ہو یا اتباع ہو سب ایک جیسے الفاظ ہیں تو اتباع واجب ہے۔

نام رکھنا کیا ہے میں سلفی ہوں کہنا؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں"جواز الإنتساب إلى السلف"(سلف کی طرف نسبت جائز ہے)"والتلقب بالسلفية"(اور سلفی لقب رکھنا بھی جائز ہے)۔

یعنی کیا مطلب ہے؟ جیسے تفصیل آئے گی ان شاءاللہ کہ اگر کسی شخص نے منہج سلف کو اپنالیا ہے اپنے آپ کو سلفی کہے اس کے لیے جائز ہے اور اگر سلفی نہیں کہنا چاہتا تو اہل حدیث کہہ دے اہل اثر کہہ دے ان میں سے کوئی بھی نام رکھ لے اہل سنت والجماعت کہہ دے، سنّی کہہ دے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن واجب کیا ہے کہ سلفی کہوا اپنے آپ کو اہل حدیث نہ کہو؟ نہیں یہ واجب نہیں ہے لیکن منہج کی اتباع واجب ہے۔ مسلمان کہوا اپنے آپ کو؟ نہیں یہاں پر مسئلہ ہے صرف مسلمان کہنا کافی نہیں ہے یہاں پر آپ کو وضاحت کرنی پڑے گی کہ مسلمان ہے کون سا مسلمان ہے،تاکہ پتہ چلے لوگوں کو دھوکا نہ ملے اور واضح پہچان ہو آپ کی کہ آپ ہیں کون(یہ پچھلے درس میں میں نے مکمل تفصیل سے بیان کیا ہے)۔

میں تفصیل آگے جب شرح کروں گا تو بتاؤں گا بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ ہم تو کہتے ہیں کہ اتباع تو واجب ہے۔

ہاں!اتباع واجب ہے"والتلقب"تو لقب کی بات ہو رہی ہے،خاص طور پر جو عقائد اور منہج کی بات ہو رہی ہے کیونکہ بعض سلفی جو ہیں ان میں اگر کوئی جھوٹ بولتا ہے یا کوئی شراب پیتا ہے یا کسی سے زناکاری ہو جاتی ہے اسے کہتے ہیں فاسق، فاجر۔ یہ سلفی ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کیونکہ صحابہ کرام سے بھی غلطیاں ہوئی تھیں کہ نہیں؟ بعض صحابہ نے شراب پی کوڑے مارے گئے کیا وہ سلف سے خارج ہو گئے؟ جس صحابی نے

زنا کیا تھا سیدنا ماعز رضی اللہ عنہ اور پتھر مارے گئے سنگسار کیا گیا وہ سلف سے خارج ہو گئے کیا؟ نہیں! تو اصل بات ہوتی ہے عقیدے، منہج کی اس پر قائم رہنا ہے اگر کسی سے کوئی گناہ ہوتا ہے تو ہم اس سے نفرت کرتے ہیں اس کے گناہ کی وجہ سے اس کے فسق کی وجہ سے اور فجور کی وجہ سے جو وہ کرتا ہے۔ تو اگر وہ داڑھی نہیں رکھتا نقص تو ہے اس کے اندر لیکن سلفیت کے دائرہ سے خارج نہیں ہوتا، جو اہل بدعت ہیں وہ خارج ہو جاتے ہیں جو اصول میں مخالفت کرتے ہیں جو منہج میں مخالفت کرتے ہیں۔

6-"منهج السلف في العقيدة"عقیدے کو سمجھنے میں سلف کا منہج کیا ہے؟

اب عقیدے اور منہج کو سمجھنا ہے کیسے سمجھیں کہاں سے شروع کریں؟ کیا عقیدہ ہوتا ہے کیا اہمیت ہے اس کی؟ تو اس کا خاص منہج ہے سلف کا "منهج السلف في العقيدة"(عقیدے میں سلف کا منہج)۔

7-"أهم مميزات المنهج السلفي"(منہج سلف کی بعض اہم خوبیاں)۔

کیا خوبیاں ہیں اس کی؟ منہج سلف تو ہم نے کہہ دیا اب اس کی خوبیاں کیا ہیں جو اسے دوسرے مناہج سے الگ کر دیتی ہیں۔

8-"منهج أهل البدع والأهواء"(اہل بدعت اور اہواء کا منہج)۔

جب منہج سلف بیان کیا تو اس کی جو ضد ہے اس کو بھی تو بیان کرنا ہے کہ وہ کون ہیں تاکہ ان سے بچا جا سکے۔

9-"طريق الخلاص هو"(خلاص اور نجات کا راستہ کیا ہے)"بالإتباع و ترك الإبتداع"(اتباع سے اور بدعت کو ترک کرنے سے)۔

بدعت کو چھوڑیں گے اتباع کریں گے منہج سلف کی تب تو نجات اور خلاص ہے اگر نہیں کریں گے اتباع میں کمی ہو گی اتباع نہیں کریں یا ابتداع کا راستہ اختیار کریں گے بدعت کا راستہ اختیار کریں گے تب تو ہلاکت کا راستہ ہے۔

10-"أهم علامات أهل الزيغ"(اہل بدعت کی بعض اہم علامات اور نشانیاں)۔

11-"بعض القواعد في المنهج السلفي"(منہج سلف کی بعض اہم بنیادیں، قاعدے)۔

اب منہج کے قواعد بھی ہیں یہ ایسے ہی منہج قائم نہیں ہے کہ اپنی کسی نے جیب سے نکال کر بتادیا کہ یہ منہج ہے، نہیں! قرآن اور سنت کی روشنی میں یہ منہج قائم ہے"بعض القواعد في المنهج السلفي"کون سے ہیں:

۱-"قاعدة في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر"۔

یعنی قاعدے ہیں اس کے ایسے ہی نہیں کہ اچھائی کی طرف بلانا اور بُرائی سے منع کرنا بس جس کا دل کرے اپنی مرضی کرے، نہیں! اس منہج کے خاص قواعد ہیں ضوابط ہیں شرعاً۔ جب سلفی الأمر بالمعروف کرتے ہیں اور نہی عن المنکر کرتے ہیں تو خاص ضوابط کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

۲-"قاعدة في العبادات"(عبادات میں قاعدے)۔

۳-"قاعدة في أن مدار الدين على العلم النافع والعمل الصالح"(یہ ایک قاعدہ ہے کہ پورے دین کا دارومدار دو چیزوں پر ہے)"على العلم النافع"(علم نافع)"والعمل الصالح"(اور عمل صالح پر)۔ علم نافع اور عمل صالح کی پوری تفصیل آگے آئے گی ان شاءاللہ۔

۴-"قاعدة درء المفاسد مقدم على جلب المصالح"((ایک اور بہت اہم قاعدہ ہے اہل سنت والجماعت کا اور سلفی منہج کا) کہ مفاسد کو چھوڑنا مصلحت کو لانے پر مقدم ہے)۔

اگر کسی مسئلے میں مصلحت ہے اور اس میں کوئی مفسدہ بھی ہے تو مصلحت کو پانے کے لیے فساد اگر برپا ہو جاتا ہے ٹھیک ہے یا مصلحت کو چھوڑ دیں تاکہ فساد برپا نہ ہو بہتر ہے فطرت کیا کہتی ہے؟ مصالحت کو چھوڑنا پڑے گا۔ اگر کسی مصلحت کو پانے کے لیے کوئی مفسدہ ہے کوئی فساد ہوتا ہے تو اس مصلحت کو چھوڑ دیں تاکہ فساد نہ ہو۔

جب مفسدہ مصلحت سے ٹکراجاتاہے تو قاعدہ کیاہے؟"قاعدة درء المفاسد"(مفاسد کو چھوڑنے کے لیے) "مقدم علی جلب المصالح"(مصالح کو پانے پر مقدم ہے)۔تاکہ فساد برپانہ ہو ہم مصلحت کو چھوڑ دیتے ہیں(دلائل بھی آئیں گے مثالیں بھی ہیں)۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے منع فرمایاہے قرآن مجید میں کہ باطل معبودوں کو گالی مت دو(وضاحت کرو کہ غلط ہے لیکن گالیاں تومت دونا)۔کیوں؟اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیونکہ وہ پھر حق معبود کو گالی دیتے ہیں۔

اب اللہ کو گالی دینا جرم ہے، باطل ہے کفر ہے اور باطل معبود کو بُرا بھلا کہنا مصلحت ہے پتہ چل گیاہے غلط ہے لیکن اس کو کیوں چھوڑ دیا گیاہے؟تاکہ یہ جو فساد برپاہوگا وہ اس مصلحت سے زیادہ ہے اس لیے منع کر دیاہے۔

صحیح بخاری میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے، میرا دل کرتاہے کہ میں کعبے کو توڑوں(سنیں ذرا اِس کعبے کو توڑوں)اور اس کی میں تعمیر نو کروں جیسے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں تھا ویسے کروں، قریش کا حلال مال کم ہو گیا تھا اس لیے کعبے کی تعمیر ناقص کر دی اگر تیری قوم نئی مسلم نہ ہوتی اور مجھے خدشہ نہ ہوتا(یعنی کوئی فتنے کا باعث نہ بنتا)تو میں یہ ضرور کرتا۔

مصلحت ہے کہ نہیں کہ کعبے کی صحیح تعمیر جیساکہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں تھی، سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے جو کعبہ بنایا تھا وہ پورا تھایعنی ہر طرف سے اب حجرا سمٰعیل(علیہ الصلاۃ والسلام)کی جگہ جو ابھی ہے جسے حطیم بھی کہتے ہیں یہ کعبہ کے اندر تھاتوقریش نے شرط رکھی جب تعمیر نو کی کعبے کی انہوں نے کہاکہ حلال مال سے تعمیر کریں گے اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔عجب بات دیکھیں کہ اتنا کم حلال مال تھاکہ پوری قوم مل کر بھی ایک کعبے کی تعمیر نہ کر سکی!

اس زمانے میں دیکھیں کتنی مصیبت اور یعنی کتنی تاریکیاں تھیں ظلمت تھی ہر طرف سے نافرمانیوں کی اور حرام کی کہ اللہ کا گھر نہ بناسکے کم پڑ گیا انہوں نے کہاکہ ٹھیک ہے بھئی حرام پیسہ ایک بھی شامل نہیں کرتے

گھر ہی کم کر دو تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اب دوبارہ کعبے کی تعمیر صحیح طریقے سے کرنا اس میں فائدہ ہے کہ نہیں مصلحت ہے کہ نہیں؟ حق ہے مصلحت ہے لیکن اگر توڑتے تو جو نو مسلم تھے کیا کہتے؟ یہ کیسا نبی ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کا گھر توڑنے والا ہے یہ کوئی نبی ہے ہم نہیں مانتے اسے۔ فتنہ تھا کہ نہیں؟ فتنہ تھا۔ تو اس کو چھوڑ دیا کہ نہیں؟

آج لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر جو ہے مسجد کے اندر ہے اس لیے مزار قبر پر بنانا جائز ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ پھر یہ کیوں ہے؟ میرے بھائی مجھے یہ بتائیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تھی مسجد کے اندر دفن ہوئے تھے یا باہر؟ حجرے میں تھے باہر تھا نا اب اگر کوئی شخص آتا ہے (عالم ہے، جاہل ہے، حاکم ہے، محکوم ہے، خلیفہ ہے، بادشاہ ہے کوئی بھی ہے) اور اس نے غلطی کی ہے اور قبر کو مسجد میں شامل کر دیا ہے کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا عمل تھا؟ صحابہ کرام کا قول یا عمل تھا؟ ایک بادشاہ سے غلطی ہوئی ہے اور اس نے یہ کیا ہے تو دین کیسے بن گیا؟!

پھر دوسری بات ہے کہتے ہیں کہ توڑا کیوں نہیں ہے؟

یہ قاعدہ یاد رکھیں یہ منہج سلف ہے کہ اگر اسے توڑا جاتا تو لوگ کیا کہتے؟ یہ کیسے دیکھیں وہابی ہیں (ہم کہتے ہیں یہ وہابی ہیں) مجرم ہیں یہ تو روضہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بھی توڑ دیا ان لوگوں نے، یہ تو اللہ کے گھر مسجد کو توڑنے والے ہیں۔

جو سبز گنبد ہے پتہ ہے کہ یہ بھی جائز نہیں ہے۔ توڑا کیوں نہیں جاتا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کیوں نہیں توڑتی حکومت؟

میرے بھائی بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو نہیں آپ کر سکتے۔ توڑنے میں مصلحت ہے کہ بدعت بالکل واضح ہو جائے گی۔ ہم کہتے ہیں مزارات پر گنبد بنانا حرام ہے تو یہاں پر کیوں حلال ہے یہ بھی جائز نہیں ہے۔ تو پھر کیوں خاموش ہیں؟ اس لیے کہ "درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح" یہ قاعدہ ہے۔ اس کی اور بھی ان شاءاللہ مثالیں بیان کریں گے۔

۵-"قاعدة" (یہ قاعدہ ہے) "أن الأحكام الأصولية و الفروعية لا تتم إلاّ بأمرين وهما" (کوئی بھی احکام اصولی ہوں یا فروعی ہوں ان کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے) "وجود الشروط وانتفاء الموانع" (شرط کا ہونا لازم ہے اور رکاوٹ کا دور ہونا لازم ہے)۔

کوئی شخص ہے اس نے دین کو گالی دے دی ہے دین کو گالی دینا کفر ہے کہ نہیں؟ کفر ہے۔ اب اس سے پہلے کہ ہم اس کو یہ کہیں یہ کافر ہے شرطیں ہونی چاہیئں اور رکاوٹوں کو دور ہونا چاہیے پھر ہی حکم ہم لگا سکتے ہیں تکفیر کا۔ ایک مثال میں نے دی ہے اس کی اور بھی مثالیں ہیں کہ اگر وہ پاگل ہے پھر کافر ہے کیا؟ تو پاگل کیا ہے؟ پاگل منع کرتا ہے اس فیصلے کو جاری کرنے میں کہ جو پاگل پن ہے یہ رکاوٹ ہے آپ فیصلہ نہیں کر سکتے کیوں کہ ہے پاگل وہ۔

12-"موقف السلف من المبتدعة، الحذر و التحذير"، سلف کا بدعتیوں کے ساتھ کیا موقف ہے؟ حذر و تحذیر سے آگاہ کرتے رہنا اور دوری اختیار کرتے رہنا (خود بھی دور رہنا اور دوسروں کو آگاہ کرتے رہنا یہ موقف ہے سلف کا بدعتیوں سے)۔

13-"الرد علی المخالف" اس کو بھی دیکھیں گے ان شاءاللہ کہ مخالف کا رد کرنا بھی منہج سلف میں سے ہے۔

14-"الأبواب التي يجوز فيها الغيبة و الجرح عند علماء الإسلام"، وہ کون سے ابواب ہیں یا وہ کون سے طریقے ہیں جن میں غیبت کرنا جائز ہے اور جرح کرنا جائز ہے علمائے اسلام کے نزدیک۔

کسی کی غیبت جائز ہے کیا؟ نہیں ہے جائز لیکن بعض اوقات غیبت جائز ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص آپ کے پاس آیا ہے آپ کی بیٹی کا رشتہ مانگنے کے لیے آپ آکر مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب آپ اس کو جانتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ میں جانتا ہوں یہ شخص سگریٹ پیتا ہے، یہ شخص یہ کرتا ہے یہ کرتا ہے یہ کرتا ہے اس کی غیبت ہے کہ نہیں جائز ہے یا ناجائز ہے؟ جائز ہے۔ یہاں پر جائز کیوں ہو گئی ہے؟ اس لیے کہ اس کی ضرورت ہے۔

اور جرح و تعدیل کا معاملہ بھی ایسا ہے کہ جب راوی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے محدث سے عالم سے کہ فلاں راوی کیسا ہے جس نے حدیث بیان کی ہے تو وہ کہتا ہے اس کا حافظہ کمزور ہے یا وہ جھوٹا ہے تو یہ غیبت ہے کہ نہیں؟ لیکن اللہ کے لیے ہے کہ نہیں دین کی مضبوطی کے لیے ہے کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو مضبوط کرنے کے لیے ہے کہ نہیں؟ جائز ہے کہ نہیں؟ جائز ہے۔

ایک بدعتی ہے ہم جب بات کرتے ہیں کہ ڈاکٹر طاہر القادری جو ہے وہ فساد برپا کر رہا ہے وہ شرک اور بدعات کو عام کر رہا ہے نام لے کر کہتے ہیں یہ غیبت ہے کہ نہیں؟ نام لے کر کہہ رہے ہیں اس کی پیٹھ پیچھے کہہ رہے ہیں لیکن یہ جائز ہے کہ حرام ہے؟ جائز ہے۔ اس کی ضرورت ہے کہ نہیں؟ تو مسائل کی وضاحت کے لیے، جرح و تعدیل کے لیے، تنقید کے لیے حق کی بنیاد پر ہو تہمت نہیں تو جائز ہے۔

اس کی تفصیل کیا ہے کون سے ابواب ہیں؟ ایک باب نہیں ہے چھ ابواب ہیں بیان کریں گے ان شاءاللہ یعنی غیبت کے جو چھ ایکسیپشنز (exceptions) ہیں جن میں غیبت جائز ہو جاتی ہے۔

15-"شروط جواز غيبة المبتدع" بدعتی کی غیبت کرنے کی شرطیں بھی ہیں وہ کون سی شرطیں ہیں، ایسے ہی نہیں کہ کسی کی بھی بات کرنا شروع کر دو۔

16-"عقوبة من والى المبتدعة"جو بدعتیوں سے دوستی رکھتا ہے اس کی کیا سزا ہے (بدعتیوں سے دوستی رکھنے کی سزا کیا ہے یہ بھی ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"اسأل الله تعالىٰ أن يرزقنا الإخلاص في القول والعمل ، وأن يوفقنا والمسلمين للعلم النافع والعمل الصالح، وأن ينفع بما كتبت ، وصلى الله و سلم على عبده ورسوله نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين"۔آمین یاربّ العالمین۔"الفقير إلى عفو ربه عبد السلام بن سالم السحيمي المدينة النبوية صفر ، عام 1423 ہجری" 1423 صفر میں یہ خوبصورت رسالہ لکھا گیا (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (07: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔